شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹیٹیوٹ اف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں کتابوں کے عطیئے کے وقت خطاب

میں بہت مطمئن ہوں کہ 400 کے قریب کتابیں اپنے گھر کی ہوگئی ہیں ان کے ساتھ اس نئے گھر میں کیسا سلوک ہوتا ہے اس کے لیے ہم دعا ہی کر سکتے ہیں ۔

مجھے وہ سارے براعظم یاد آرہے ہیں وہ شہر وہ کتابوں کی دکانیں جہاں جہاں سے میں یہ کتابیں خریدتا رہا ڈالر پونڈ یوان لٹاتا رہا ٹورنٹو کی انڈیگو بگ بک شاپ نیویارک واشنگٹن شکاگو بیجنگ نام پنہ وینیشیا لاؤس بینکاک رنگون کوالمپور ٹوکیو سیول ڈھاکہ دہلی بمبئی کلکتہ حیدرآباد دکن لکھنؤ بھبنسور دبئی "کی کن کونیا" قطر مسقط قاہرہ بغداد طرابلس برسلز ڈیوس زیورچ استنبول ازمیر لندن مانچسٹر گلاسکو اور دمشق بھی ۔

تلاش ہوتی تھی اس ملک کی شاعری کا تازہ ترین انتخاب اس علاقے کے جدید ترین فلسفی جمہوری تحریکیں کہیں کہیں پہلی جنگ عظیم کے پوسٹر سمندروں کے راستے۔

اپنے گرینڈ چلڈرن کے لیے ان بکس شاپ کے چلڈرن سیکشن سے بھی اتنی کتابیں لیتے رہے کہ ان کی اپنی اچھی خاصی لائبریری بن چکی ہے۔ کتاب سے یہ عشق ہمیں نہ جانے کن کن صحراؤں میں لے کر پھرتا رہا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں اپنی عزیز از جان کتابیں شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹیٹیوٹ اف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے سپرد ہی کیوں کر رہا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ بیسویں صدی کے اس عظیم لیڈر دانشور مفکر مصنف اور شہید جمہوریت ذوالفقار علی بھٹو کے المناک عدالتی قتل کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی نے ایک ہی پائیدار کام کیا ہے جو اس عظیم شخصیت کے لیے حقیقی معنوں میں خراج عقیدت ہے وہ زیبسٹ کا قیام ہے جہاں نسل در نسل قدیم و جدید علوم کی مشعلیں روشن رہیں گی۔ افکار ذوالفقار کی ترویج ہوتی رہے گی شہید ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے پہلے اور آخری منتخب سویلین حاکم تھے جنہیں پورے کا پورا اقتدار منتقل ہوا تھا۔ ہم نے خود بڑے بڑے جرنیلوں کو اپنی پروموشنز کے لیے بیگم نصرت بھٹو کی سفارشوں کے لیے پریشان دیکھا۔ مجھے ان کے ساتھ ایک صحافی کی حیثیت سے اندرون ملک اور بیرون ملک سفر کا شرف حاصل رہا ان سے یوں بھی بہت صحبتیں رہیں ایک اہم بات اپ سے یہ شیئر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بھٹو شہید کی میٹنگوں میں اپنے لیڈروں سے کتاب پر بات ہوتی تھی French revolution کا ذکر ہوتا تھا میں ایک صحافی کی حیثیت سے خبروں کی تلاش میں موجود ہوتا تھا تو شہید محمد حیات خان شیر پاؤ ڈاکٹر مبشر حسن شیخ رفیق احمد کہتے تھے کہ کل پھر اسی کتاب کی بات ہونی ہے تو یہ

بتائیں کراچی میں یہ کس دکان سے مل سکے گی۔

بیگم نصرت بھٹو کی طویل سیاسی جدوجہد بھی یاداتی ہے.ایک انٹرویو میں کراچی ایئرپورٹ کے وی آئی پی روم میں انہوں نے اپنے ذاتی دکھ بھی بتائے تھے.شہید محترمہ بےنظیر بھٹو سے بھی میری یادیں 1970 سے 2007 تک پھیلی ہوئی ہیں پاکستان پر قربان کتاب میں اپنی یہ ساری یادیں ان کے خطوط دستاویزات محفوظ کی ہیں۔

"ایسے بہنوں کو تو رخصت نہیں کرتے بھائی
ایسے بیٹی کو تو میکے سے نہیں بھیجتے ہیں
ایسے تاریخ تو قومیں نہیں لکھتی اپنی
ایسے افکار پہ نیزے نہیں پھینکے جاتے
ایسے تقدیر پہ شمشیر کہاں چلتی ہے
یوں عقیدوں سے ہلاکت نہیں بانٹی جاتی
ایسے امید کو کب قتل کیا جاتا ہے
ایسے بہنوں کو تو رخصت نہیں کرتے بھائی

"بی بی کی شہادت کے بعد جناب آصف علی زرداری نے ایک وعدہ کیا تھا کہ آپ کی تصویریں۔

شہید ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ ہیں۔

شہید محترمہ کے ساتھ ہیں

بلاول پاکستان آجائیں تو پھر ایک تصویر بلاول کے ساتھ بھی آپ کی بنواؤں گا تاکہ تینوں نسلوں کے

ساتھ آپ کی تصویریں ہو جائیں۔

یہ وعدہ انہوں نے الحمدللہ پورا کیا۔

ہماری کتابوں میں شہید ذوالفقار علی بھٹو سے متعلق انگریزی میں 33 کتابیں اور اردو میں 35 کتابیں شامل ہیں۔

میرے خیال میں سب سے زیادہ کتابیں اور قیمتی بھی فلاسفی کے بارے میں ہیں 109 کی تعداد ہے لٹریچر جس میں ناول بھی شامل ہیں۔119 اردو انگریزی بنگالی ڈکشنریاں 17 میڈیا سے متعلق اہم کتابیں 23 شاعری 59 امریکہ 29 انڈیا 21 اور مختلف شعبوں کی 56 ان میں چین جاپان پاکستان وغیرہ شامل ہیں۔

شاعری میں۔ورڈز ورتھ ایڈ گر ایلن پو۔ براؤننگ۔رابرٹ فراسٹ۔والٹ وٹ مین اور کئی شعراء کی کلیات یعنی ٹوٹل ورکس شامل ہیں کچھ پرانی کتابیں ایک ناول اینا کرینا اس پر پر طفیل علی عبدالرحمن صاحب کے دستخط ہیں۔1940 علی گڑھ کے۔

ان شہزادیوں یعنی کتابوں نے بہت طویل سفر کیا ہے مختلف ائر لائنوں سے ملک میں بھی جھنگ سے لاہور لاہور سے کراچی کراچی میں نرسری پھر گلشن اقبال۔

صدر زیبسٹ محترمہ شہناز وزیر علی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہہ رہا ہوں

سپردم بتو مایہ خوش را

میں یہ ڈالر بچا بھی سکتا تھا مگر نہ اطمینان نصیب ہوتا اور نہ آج میری اپنے مستقبل سے ملاقات ہو رہی ہوتی۔

انٹرنیٹ کے آتے ہی کتاب سے پہلے سے بیزار لوگ چیخنے لگے۔

The book is dead

ہم اطراف کا ہر سال دسمبر میں ایکسپو میں کتاب میلے کی مناسبت سے کتاب نمبر شائع کرتے ہیں جس میں دنیا میں پہلی کتاب کب چھپی اس کا سائز کیا تھا اور دیگر تفصیلات دے چکے ہیں۔ پاکستان میں کہاں کہاں کتابیں دستیاب ہیں دوسرے ملکوں میں کتابوں کی بڑی دکانیں یہ سب معلومات ہر کتاب نمبر میں شائع کی جاتی ہے جہاں جہاں انٹرنیٹ ایجاد ہوا انفارمیشن ٹیکنالوجی کی نئی ڈیوائسز ارہی ہیں وہاں تو اب بھی خواتین مرد بسوں میں ٹرینوں میں کتابیں پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ کتابوں کی دکانیں بند نہیں ہورہی ہیں ہمارے ہاں جہاں کتاب اور حرف و دانش کی روایات کہیں پانچ ہزار سال پرانی ہے کہیں ہزار کہیں 10 ہزار سال وہاں کہا جا رہا ہے اب کتاب کا دور گیا مگر آپ کو نوید ہو کہ جاگیرداری قبائلی معاشرے کی یہ آخری سسکیاں ہیں یہ معاشرہ دم توڑ رہا ہے۔

کتاب اب بھی زندہ ہے. کہا جاتا ہے کتاب بکتی نہیں ہے میرے خیال میں تو جو کتاب تحقیق کے بعد لکھی جاتی ہے وہ ضرور بکتی ہے نیکسس Nexus کی مثال لے لیں بہت مہنگی کتاب ہے لیکن دنیا بھر میں خریدی جارہی ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ بہت سی کتابیں ہیں جو پاکستان میں چھپتی ہیں وہ تو نہ لکھی جانی چاہئیں نہ چھپنی چاہئیں لائبریری اب بھی ایک دلکش مقام ہے۔

پاکستانی ڈراموں میں اب بھی ہیرو ہیروئن کی پہلی ملاقات اکثر لائبریری میں ہی ہوتی ہے۔

کتابوں کی خریداری کے سرپرست بھی ابھی دنیا میں موجود ہیں میری خودنوشت ''شام بخیر'' شائع ہوئی تو ایک عاشق کتاب نے نیویارک سے یہ فرمائش کی یہ کتاب ایسی ہر پبلک لائبریری میں ہونی چاہیے

جہاں عام طالب علم ریسرچ کے لیے آتے ہوں اور انہوں نے اس کے لیے سپانسر شپ کی بھی ذمہ داری لی ہم نے ان کی یہ پیشکش فیس بک پر پوسٹ کی تو بہت خوشی ہوئی کہ بلوچستان کے پی کے پنجاب سندھ آزاد کشمیر گلگت بلتستان سے ایسی لائبریریوں کے پتے اور تفصیلات میسر آئیں. جہاں 20 / 25 طالب علم ضرور شام کے وقت مطالعے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ پنجاب میں میلسی کے قریب جھنڈیر لائبریری میں کئی لاکھ کتابیں ہیں نسل در نسل یہ لائبریری آگے بڑھ رہی ہے۔ سبزے میں گھری ہوئی۔ اس لائبریری میں مطالعے کے شوقین طالب علموں کے لیے ہر قسم کی سہولت موجود ہے۔ ابھی بھکر سے تھل یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے کہا کہ کچھ کتابیں انہیں بھی عطیہ کی جائیں تو انشاءاللہ ان کو بھی ہم اردو اور انگریزی کی کچھ کتابیں جلد ہی ارسال کریں گے۔

ماہنامہ اطراف جب ہم نے نکالنے کا پروگرام بنایا تو کینیڈا برطانیہ امریکہ انڈیا میں مختلف سیمینارز کے لیے جانا ہوا تو وہاں بکس شاپس میں میگزین سیکشن بھی دیکھے زندگی کے ہر شعبے پر میگزین شائع ہو رہے ہیں اور ان کے خریدار بھی ہیں وہ بکس سٹال پر بھی دستیاب ہیں۔ فلسفہ نفسیات دماغ صحت کتاب شاعری فکشن زراعت گارڈننگ فیشن شکاریات جدید ترین مشاغل پر بھی میگزین نکل رہے ہیں۔

میں نے امریکہ سے 1857 سے شائع ہونے والا Atlantic سبسکرائب کیا ہوا ہے اس کے کچھ شمارے میں نے زیبسٹ لائبریری کے لیے بھی دیے ہیں. اسی طرح جدید ترین ٹیکنالوجی پر ایک میگزین Wired نکل رہا ہے اس کو بھی میں نے سبسکرائب کیا ہوا ہے جس سے آئی ٹی کی جدید ترین ڈیوائسز کی تفصیلات بھی ملتی رہتی ہیں۔ سائیکالوجی ٹوڈے میں پہلے سے لے رہا تھا ڈاکٹر طارق سہیل آف سہیل یونیورسٹی نے مشورہ دیا کہ پولیٹیکل سائیکالوجی بھی سبسکرائب کریں۔ بہت ہی اہم تحقیقی

مضامین اس میں شامل ہوتے ہیں۔اس کے بھی کچھ شمارے میں نے ڈونیٹ کیے ہیں۔

میری درخواست ہوگی کہ ماہنامہ اطراف جسے میں آخر عمر کا عشق کہتا ہوں اس میں اور زیبسٹ کے درمیان کچھ ایسا تحقیقی صحافتی اشتراک ہوجائے کہ نئی نسل کی سوچیں تحریری شکل میں اطراف میں محفوظ ہوتی رہیں۔کالج اور یونیورسٹی میگزینوں کا ایک شاندار دور رہا ہے۔گورنمنٹ کالج جھنگ کے میگزین کاروان اور پھر ایشیا کی عظیم درسگاہ گورنمنٹ کالج لاہور کے میگزین راوی کے اردو سیکشن کی ادارت بھی میرے نصیب میں آئی۔

ہارورڈ والے اب بھی ایک بزنس میگزین ہارورڈ بزنس ریویو کے نام سے نکالتے ہیں بہت منفرد موضوعات پر سروے کرتے ہیں۔حال ہی میں انہوں نے مخلص دوستی کے بحران پر تحقیقی مضامین شائع کیے ہیں۔اطراف کی پیشکش ہوگی کہ آپ زیبسٹ سے دو تین طالب علموں کی ایک ٹیم کسی استاد کی زیر نگرانی بنادیں جو ہر مہینے اٹھ سے 16 صفحات اردو انگریزی میں طالب علموں کے مضامین اور ان کے سروے سے مرتب کریں۔

اطراف کے خریدار پورے ملک میں موجود ہیں جن میں ہر عمر کے پڑھنے لکھنے والے شامل ہیں اور سمندر پار ہم اطراف کا پی ڈی ایف بھیجتے ہیں۔آپ کی یہ کاوش وہاں بھی پڑھی جائے گی۔

اطراف میں ہم جولائی 2014 سے معیاری بین الاقوامی کتابوں کو اردو میں سلسلہ وار منتقل کرتے ہیں. اب تک 23 سے زائد کتابیں اردو میں کئی کئی قسطوں میں شائع ہوچکی ہیں جن میں

Why Nations fail

Dubai my vision

Saudi vision 2030

A lady in crossfire in Syria

Economy of great empires

New digital world

Narendra modi

New Chinese dream

Autobiography of justin trudeau

Hemingway in love

اور بہت سی انگریزی کی کتابیں اپنے نوجوانوں کے ذہنی معیار کو بلند کرنے کے لیے شائع کرتے رہے ہیں۔آج کل فرید ذکریا کی کتاب The Post American world کے اردو ترجمے کی قسطیں شائع ہو رہی ہیں۔

میں اس عظیم درسگاہ کی صدر محترمہ شہناز وزیر علی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہماری پیشکش قبول کی اور ایک شایان شان تقریب منعقد کی۔ان کی پرورش اور تربیت ایک اعلی تعلیمی اور تدریسی خاندان میں ہوئی ہے۔

زیبسٹ کی ابھی تک ہر جگہ تعریف ہی سنی ہے۔اس لیے امید یہی ہے کہ ہماری کتابیں یہاں پر سکون ماحول میں سانس لیں گی اور انہیں نئی نسل کے ہاتھوں کا لمس میسر آتا رہے گا۔

ہر جگہ ایک اسٹیبلشمنٹ ہوتی ہے۔زیبسٹ میں بھی یقیناً ہوگی اگر وہ چاہے تو ایک ایم فل ان کتابوں کے حوالے سے کرواسکتی ہے کہ بیسویں صدی کی آخری دہائیوں اور 21 ویں صدی کی پہلی دہائیوں میں پاکستان کے کسی سینیئر صحافی کے پسندیدہ شعبے کون سے تھے وہ کیا پڑھتے تھے اور کیا انہیں اپنے خوابوں کی تعبیر ملتی تھی کیا ان کے عشق ادھورے رہ جاتے تھے یا پورے ہوتے تھے۔

بہت شکریہ۔۔